سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

ذخیرہ الفاظ معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اَلْمُوَدَّۃَ	محبت	اَلْقُرْبٰی	قرابت (رشتہ داری)
یَجْتَنِبُوْنَ	وہ بچتے ہیں	اِسْتَجَابُوْا	وہ حکم مانتے ہیں
اَمْرُہُمْ	ان کے معاملات	شُوْرٰی	مشورے سے

بامحاورہ ترجمہ آیات: 23اور37 تا38

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

ذٰلِكَ	الَّذِيْ	يُبَشِّرُ	اللّٰهُ	عِبَادَهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
یہی ہے	جو کہ	بشارت دیتا ہے	اللہ	بندوں اپنوں کو	جو لوگ کہ	ایمان لائے	اور	کام کیے	اچھے

ترجمہ: یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ

قُلْ	لَّاۤ	اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا	اِلَّا	الْمَوَدَّةَ	فِي	الْقُرْبٰى
کہہ	نہیں	مانگتا میں تم سے	اوپر اس کے	بدلہ	مگر	دوستی	بیچ	قرابت کے

ترجمہ: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم فرمادیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کی سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ

وَ	مَنْ	يَّقْتَرِفْ	حَسَنَةً	نَّزِدْ لَهٗ	فِيْهَا	حُسْنًا
اور	جو کوئی	کمائے	نیکی	زیادہ دیتے ہیں ہم اس کو	بیچ اس کے	نیکوئی

ترجمہ: اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کردیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ 23

اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	شَكُوْرٌ
بے شک	اللہ	بخشنے والا	قدردان ہے

ترجمہ: بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

وَ	الَّذِيْنَ	يَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓئِرَ	الْاِثْمِ	وَالْفَوَاحِشَ
اور	وہ لوگ کہ	بچتے ہیں	بڑے	گناہوں سے	اور بے حیائیوں سے

ترجمہ: اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔

وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ 37

وَ	اِذَا	مَا	غَضِبُوْا	هُمْ	يَغْفِرُوْنَ
اور	جس وقت	کہ	غصے ہوتے ہیں	وہی	بخش دیتے ہیں

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠

الصَّلٰوةَ	اَقَامُوا	وَ	لِرَبِّهِمْ	اسْتَجَابُوْا	وَ الَّذِيْنَ
نماز	قائم رکھتے ہیں	اور	واسطے رب اپنے کے	قبول کیا انہوں نے	اور وہ لوگ کہ

ترجمہ: اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠

بَيْنَهُمْ	شُوْرٰى	وَاَمْرُهُمْ
درمیان ان کے	مشاورت ہے	اور کام ان کا

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ 38ۚ

يُنْفِقُوْنَ	رَزَقْنٰهُمْ	مِمَّا	وَ
خرچ کرتے ہیں	ہم نے دی ہے ان کو	اس چیز سے کہ	اور

ترجمہ: اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا اس میں خرچ کرتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سُوْرَةُ الشُّوْرٰى: 23)

آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغِ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

يَاَيُّهَاالنَّاسُ اِنِّىْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلَ بَيْتِىْ (جامع ترمذی: 3786)

"اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے:

ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔"

تفصیلی سوالات

سوال 1: سورۃ الشوریٰ کے اہم مضامین بیان کریں۔

جواب:

سورۃ الشوریٰ کے اہم مضامین

اجمالی خاکہ:

سُوْرَةُ الشُّورٰى قرآن مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے اور یہ پچیسویں (25) پارے میں ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کی ترپن (53) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

حوامیم کے مضامین:

سُوْرَةُ الشُّورٰى حٰم کے لفظ سے شروع ہونے والی تیسری سورت ہے۔ حوامیم سورتوں کا زمانہ نزول قریب قریب ہے اور ان کے مضامین میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

زمانہ نزول:

سُوْرَةُ الشُّورٰى کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب اہل مکہ کی مخالفت اور بغض و عناد عروج پر تھا۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

وجہ تسمیہ:

سُورَۃُ الشُّوریٰ کا نام آیت نمبر 38 کے الفاظ ”وَاَمْرُہُمْ شُوْرٰی بَیْنَہُمْ وہ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔“ سے لیا گیا ہے۔

مرکزی موضوع:

سورۃ الشوریٰ کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید و رسالت اور آخرت کا اثبات نیز باہمی اتحاد و اتفاق کا بیان ہے۔

دینِ برحق کی دعوت:

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کی تعلیم اس سے پہلے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو دی اور اسی پر قائم رہنے اور اختلاف نہ کرنے کی تلقین کی گئی جن لوگوں نے اس کے باوجود اختلاف کیا اور الگ الگ گروہ اور فرقے بنا لیے تو ان کے اختلاف کا سبب لاعلمی یا جہالت نہیں بلکہ ضد اور عناد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلے کا ایک دن مقرر نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ آپ اسی دینِ برحق کی دعوت دیں اور اسی پر قائم رہیں۔

مشرکین کے متعلق ارشادِ ربانی:

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں مشرکین کے حوالے سے فرمایا گیا ہے کہ اگر انھوں نے کچھ ایسے شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین میں کوئی ایسا کی طریق ایجاد کر لیا ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو یہ دین اور یہ شرکا قیامت کے دن ان کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ قیامت کے دن یہ مشرکین سخت خوف زدہ ہوں گے۔ اس دن کامیابی ایمان اور عمل صالح اختیار کرنے والوں کا مقدر ہو گی۔

اہل ایمان کے اوصاف:

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں اہل ایمان کے اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں کہ:

- وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔
- ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔
- جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔
- نماز قائم کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے کی انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
- اہلِ ایمان کے ان اوصاف میں ایک نمایاں وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔

مشاورت کی اہمیت:

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں بتایا گیا ہے کہ مشاورت انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ مشاورت کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی مشاورت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چناں چہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی

www.ilmkidunya.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ مشاورت کے عمل کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس سورت کا نام سُورَۃُ الشُّوری رکھا گیا ہے تاکہ مسلمان کی مشاورت کے اصولوں کو اپناتے ہوئے بہتر اجتماعی زندگی بسر کر سکیں۔

منکرین کو تنبیہ:

سُورَۃُ الشُّوری کے آخر میں منکرین کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے پھر اس کے لیے کوئی مدد گار نہیں ہوتا۔ اس کے بعد انھیں دعوت دی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کر لیں اور اپنی عاقبت سنوار لیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی:

سُورَۃُ الشُّوری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ آپ کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بندوں سے کلام:

سُوْرَۃُ الشُّوری میں اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے انسانوں سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں:

- وہ وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے۔
- وہ پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے۔
- فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچا دیتا ہے۔

مختصر سوالات

سوال 1: سُورَۃُ الشُّوری کا زمانہ نزول تحریر کریں۔

جواب: **زمانہ نزول**

سُورَۃُ الشُّوری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب اہل مکہ کی مخالفت اور بغض و عناد عروج پر تھا۔

سوال 2: سُورَۃُ الشُّوری میں اہل ایمان کے کون سے نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: **اہل ایمان کے اوصاف**

سُورَۃُ الشُّوری میں اہل ایمان کے اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں کہ:

- وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔
- ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔
- جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔
- نماز قائم کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے کی انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
- اہل ایمان کے ان اوصاف میں ایک نمایاں وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال3: اللہ تعالیٰ کس طرح بندے سے کلام کرتا ہے؟

جواب: **اللہ تعالیٰ کا بندوں سے کلام**

سُوْرَۃُ الشُّوری میں اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے انسانوں سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں:

- وہ وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے۔
- وہ پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے۔
- فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچادیتا ہے۔

سوال4: مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: **مشاورت کی اہمیت**

سُوْرَۃُ الشُّوری میں بتایا گیا ہے کہ مشاورت انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ مشاورت کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بھی مشاورت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چناں چہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ مشاورت کے عمل کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الشُّوری رکھا گیا ہے تاکہ مسلمان کی مشاورت کے اصولوں کو اپناتے ہوئے بہتر اجتماعی زندگی بسر کر سکیں۔

سوال5: سورۃ الشوریٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مشرکین کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: **مشرکین کے حوالے سے ارشادِ ربانی**

سُوْرَۃُ الشُّوری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ آپ اسی دینِ برحق کی دعوت دیں اور اسی پر قائم رہیں۔ مشرکین کے حوالے سے فرمایا گیا ہے کہ اگر انھوں نے کچھ ایسے شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین میں کوئی ایسا کی طریق ایجاد کر لیا ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو یہ دین اور یہ شرک قیامت کے دن ان کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ قیامت کے دن یہ مشرکین سخت خوف زدہ ہوں گے۔ اس دن کامیابی ایمان اور عمل صالح اختیار کرنے والوں کا مقدر ہوگی۔

سوال6: سورۃ الشوریٰ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

سُوْرَۃُ الشُّوری قرآن مجید کی بیالیسویں (42) سورت ہے اور یہ پچیسویں (25) پارے میں ہے۔ یہ مکی سورت ہے۔ اس کی ترپین (53) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔

سوال7: سورۃ الشوریٰ کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

جواب: **وجہ تسمیہ**

سُوْرَۃُ الشُّوری کا نام آیت نمبر 38 کے الفاظ "وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وہ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔" سے لیا گیا ہے۔

سوال8: سورۃ الشوریٰ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

جواب: **مرکزی موضوع**

سورۃ الشوریٰ کا مرکزی موضوع عقیدہ توحید و رسالت اور آخرت کا اثبات نیز باہمی اتحاد و اتفاق کا بیان ہے۔

سوال9: سورۃ الشوریٰ میں منکرین کو کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

جواب: **منکرین کو تنبیہ**

سُورَۃُ الشُّوریٰ کے آخر میں منکرین کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے پھر اس کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اس کے بعد انھیں دعوت دی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کرلیں اور اپنی عاقبت سنوار لیں۔

سوال10: سورة الشوریٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کیا تسلی دی گئی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی**

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ آپ کی دعوت قبول نہیں کرتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پریشان نہ ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے۔ ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔

سوال11: سورة الشوریٰ میں تبلیغ دین کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **تبلیغ دین**

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (سُوْرَۃُ الشُّوْرٰى: 23)

آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے گمراہی سے بچنے کا کیا طریقہ بتایا ہے؟

جواب: **فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ**

يَاَيُّهَاالنَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَہْلَ بَيْتِيْ (جامع ترمذی: 3786)

”اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے:

ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔“

سوال13: ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: **ترجمہ**

یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے۔

سوال14: اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: **ترجمہ**

جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔

سوال15: قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: **ترجمہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر قرابت کی محبت کے سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔

سوال16: وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: **ترجمہ**

اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔

www.ilmkidunya.com

سوال17: اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔

سوال18: وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔

سوال19: وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

سوال20: وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں

سوال21: وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

اور نماز قائم کرتے ہیں۔

سوال22: وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

سوال23: وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ **کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب:

ترجمہ

اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

i. سورۃ الشوریٰ **کا مرکزی موضوع ہے:**

(A) عقائد (B) فضائل (C) عبادات (D) شمائل

ii. سورۃ الشوریٰ **کے نام سے اہمیت واضح ہوتی ہے:**

(A) اتحاد کی (B) ایمان کی (C) مشورے کی (D) بھائی چارے کی

iii. **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی ذمہ داری ہے:**

(A) ہدایت دینا (B) نیک عمل کروانا (C) آیات یاد کروانا (D) اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا

iv. سورۃ الشوریٰ **کے مطابق نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی پریشانی کا سبب تھا:**

www.ilmkidunya.com

(A) جنگی حالات (B) لوگوں کی دشمنی (C) بت پرستی (D) دعوتِ اسلام کا انکار

v. سورہ الشوریٰ میں باہمی معاملات سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت کی گئی:

(A) مشاورت کی (B) صبر و تحمل کی (C) استقامت کی (D) ایثار کی

vi. سورہ الشوریٰ ترتیب کے اعتبار سے قرآن مجید کی سورت ہے:

(A) 42 (B) 43 (C) 44 (D) 45

vii. سورہ الشوریٰ قرآن مجید کے کس پارے میں ہے؟

(A) 24 (B) 25 (C) 26 (D) 27

viii. سورہ الشوریٰ سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

ix. سورہ الشوریٰ کے کل رکوع ہیں:

(A) 2 (B) 4 (C) 5 (D) 7

x. سورہ الشوریٰ کی کل آیات ہیں:

(A) 35 (B) 40 (C) 47 (D) 53

xi. سورہ الشوریٰ حم کے لفظ سے شروع ہونے والی سورت ہے:

(A) تیسری (B) چوتھی (C) پانچویں (D) چھٹی

xii. سورہ الشوریٰ کا نام اس کی کس آیت نمبر سے لیا گیا ہے؟

(A) 35 (B) 38 (C) 41 (D) 45

xiii. سورہ الشوریٰ میں بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے الگ الگ فرقے بنا لیے اس کا سبب تھا:

(A) لاعلمی (B) جہالت (C) ضد (D) تکبر

xiv. آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی:

(A) شرکاء کو (B) نئے طریقے ایجاد کرنے والوں کو

(C) منافقین کو (D) عمل صالح اختیار کرنے والوں کو

xv. اہل ایمان کا نمایاں وصف ہے:

(A) مشاورت (B) بدعت (C) اجماع (D) صلہ رحمی

xvi. بہترین رائے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے:

(A) بدعت (B) مشاورت (C) اجماع (D) صلہ رحمی

xvii. جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس کا کوئی نہیں ہوتا:

(A) دوست (B) رشتے دار (C) مددگار (D) پڑوسی

www.ilmkidunya.com

xviii. اللہ تعالیٰ کے انسانوں سے کلام کرنے کے طریقے ہیں:
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

xix. وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے:
(A) اللہ (B) فرشتے (C) انبیاء کرام علیہم السلام (D) جنات

xx. نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے اگر پکڑے رکھو گے:
(A) انبیاء کرام کی سنت (B) آباؤاجداد کے رسم و رواج (C) اللہ کی کتاب اور میری عترت (D) ہنرمندی

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
A	C	D	D	A	A	B	A	C	D
11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
A	B	C	D	A	B	C	D	A	C

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i. سورۃ الشوریٰ کا مرکزی موضوع ہے:
(A) عقائد (B) فضائل (C) عبادات (D) شمائل

ii. سورۃ الشوریٰ کے نام سے اہمیت واضح ہوتی ہے:
(A) اتحاد کی (B) ایمان کی (C) مشورے کی (D) بھائی چارے کی

iii. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری ہے:
(A) ہدایت دینا (B) نیک عمل کروانا (C) آیات یاد کروانا (D) اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا

iv. سورۃ الشوریٰ کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پریشانی کا سبب تھا:
(A) جنگی حالات (B) لوگوں کی دشمنی (C) بت پرستی (D) دعوتِ اسلام کا انکار

v. سورہ الشوریٰ میں باہمی معاملات سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت کی گئی:
(A) مشاورت کی (B) صبر و تحمل کی (C) استقامت کی (D) ایثار کی

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5
A	C	D	D	A

2۔ مختصر جواب دیجیے۔

i. **سُورَۃُ الشُّوریٰ کا زمانہ نزول تحریر کریں۔**

جواب: **زمانہ نزول**

سُورَۃُ الشُّوریٰ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکی دور کے آخر میں اس وقت نازل ہوئی جب اہلِ مکہ کی مخالفت اور بغض وعناد عروج پر تھا۔

ii. **سُورَۃُ الشُّوریٰ میں اہلِ ایمان کے کون سے نمایاں اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟**

جواب: **اہلِ ایمان کے اوصاف**

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں اہلِ ایمان کے اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں کہ:

- وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔
- ہر قسم کی بے حیائی سے بچتے ہیں۔
- جب انھیں غصہ آتا ہے تو انتقام لینے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔
- نماز قائم کرتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے کی انھیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
- اہلِ ایمان کے ان اوصاف میں ایک نمایاں وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے حل کرتے ہیں۔

iii. **اللہ تعالیٰ کس طرح بندے سے کلام کرتا ہے؟**

جواب: **اللہ تعالیٰ کا بندوں سے کلام**

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے انسانوں سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں:

- وہ وحی کے ذریعے سے کلام فرماتا ہے۔
- وہ پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے۔
- فرشتہ بھیج کر کوئی پیغام پہنچا دیتا ہے۔

iv. **مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔**

جواب: **مشاورت کی اہمیت**

سُورَۃُ الشُّوریٰ میں بتایا گیا ہے کہ مشاورت انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے۔ مشاورت کی وجہ سے بہترین رائے اور نتیجے تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بھی مشاورت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چناں چہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ مشاورت کے عمل کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر اس سورت کا نام سُورَۃُ الشُّوریٰ رکھا گیا ہے تاکہ مسلمان کی مشاورت کے اصولوں کو اپناتے ہوئے بہتر اجتماعی زندگی بسر کر سکیں۔

v. **سورۃ الشوریٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مشرکین کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟**

جواب: **مشرکین کے حوالے سے ارشادِ ربانی**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سُورَۃُ الشُّورٰی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ آپ اسی دینِ برحق کی دعوت دیں اور اسی پر قائم رہیں۔ مشرکین کے حوالے سے فرمایا گیا ہے کہ اگر انھوں نے کچھ ایسے شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین میں کوئی ایسا کی طریق ایجاد کر لیا ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو یہ دین اور یہ شرکا قیامت کے دن ان کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ قیامت کے دن یہ مشرکین سخت خوف زدہ ہوں گے۔ اس دن کامیابی ایمان اور عمل صالح اختیار کرنے والوں کا مقدر ہو گی۔

3۔ درج ذیل قرآنی الفاظ کے معانی لکھیں۔

اَلْمَوَدَّةَ	الْقُرْبٰی	یَجْتَنِبُوْنَ	اِسْتَجَابُوْا	اَمْرُہُمْ
محبت	قرابت (رشتہ داری)	وہ بچتے ہیں	وہ حکم مانتے ہیں	ان کے معاملات

4۔ درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کریں۔

i. **ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ 23ؔ**

ترجمہ: یہ ہے وہ (فضل) جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغِ رسالت) پر قرابت کی محبت کی سوا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔ بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔

ii. **وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ 37ۚ**

ترجمہ: اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

iii. **وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ 38ۚ**

ترجمہ: اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

5۔ تفصیلی جواب دیجیے۔

i. **سُورَۃُ الشُّوْرٰی کے اہم مضامین تحریر کریں۔**

ii. **جواب:** دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

سوال 1: سُورَۃُ الشُّورٰی **کی روشنی میں اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے صبر اور وحی کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔**

جواب:

صبر اور وحی

صبر کا مفہوم:

لغوی معانی: صبر کے لغوی معانی روکنا اور برداشت کرنا کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم: ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھنا اور تکلیف، پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں ثابت قدمی اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

مومن کا طرزِ عمل:

دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں وہ بعض اوقات خوشگوار اور بعض اوقات تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مؤمن جو مثبت رویہ اختیار کرتا ہے وہ صبر کا رویہ ہوتا ہے۔ صبر کا یہ رویہ اس کے ایمانِ کامل کی دلیل ہوتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

ہلاکت کے اسباب:

قوموں پر جب مصیبت اور برا وقت آتا ہے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ جو قومیں ان حالات میں افراتفری، بد نظمی، مایوسی اور بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں وہ قومیں تباہ ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ ایسی قوموں کو عالمی برادری میں باعزت مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

بے شمار اجر کی نوید:

اسلام میں صبر کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف صبر کی تلقین فرمائی بلکہ اس پر بے شمار اجر کی نوید بھی سنائی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

"اور ہم ضرور صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال کا اچھا اجر دیں گے" (النحل:٦٩)

قرآن اور حکم صبر:

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ صبر اور ہمت کا دامن تھام کر رکھیں۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا

ترجمہ: "اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور پامردی دکھاؤ اور کمربستہ رہو" (آل عمران:٢٠٠)

صبر وسیلۂ ظفر:

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا کہ وہ اپنی کامیابی و کامرانی کے لیے صبر سے اور نماز سے مدد طلب کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

"اے ایمان والو! (مشکلات اور تکالیف میں) صبر اور نماز سے مدد طلب کرو" (البقرہ: ١٥٣)

اللہ تعالیٰ کی معیت:

اللہ تعالیٰ نے مشکلات میں گھرے لوگوں کو حوصلہ دیا کہ وہ صبر سے مشکلات کو برداشت کریں اللہ ان کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

"بے شک اللہ صبر کرنے والے کے ساتھ ہے۔" (البقرۃ:١٥٣)

عزم وہمت والا کام:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صبر کی خود تعریف فرمائی ہے کہ یہ عظیم اور اعلیٰ درجے کے کاموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

"اور یقیناً جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا بے شک یہ اعلیٰ حوصلہ مندی کے کاموں میں سے ہے۔" (الشوریٰ:٤٣)

انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت:

جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے سب کو بہت زیادہ مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا مگر انھوں نے بڑی ہمت، ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَاالْكِفْلِ كُلٌّ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ

"اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل سب ہی صبر کرنے والوں میں سے ہیں"

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم:

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو پیغام رسالت پہنچاتے ہوئے بہت زیادہ دکھ اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مصائب کو دیکھ کر فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

"پس صبر فرمایئے جس طرح حوصلہ مند رسولوں نے صبر فرمایا۔" (الاحقاف:۵۳)

حضرت لقمان کی نصیحت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم حضرت لقمان کا ذکر فرمایا ہے خاص طور پر انھوں نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائیں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ان نصیحتوں میں ایک نصیحت صبر کی بھی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

"(اے بیٹے) اور جو مصیبت تجھے آئے اس پر صبر کر بے شک یہ بڑے حوصلے کی بات ہے۔" (سورۃ لقمان:۱۷)

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر:

قرآن مجید میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کے مرض اور دوسری مشکلات میں صبر کا حکم دیا:

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

"پس اپنے رب کے حکم سے صبر کریں۔" (سورۃ احقاف:۵۳)

حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا وہ عظیم مظاہرہ کیا کہ دنیا میں ان کا صبر ضرب المثل بن گیا ہے۔ ان کے اس صبر اور استقامت پر اللہ نے انھیں "نعم العبد" (اچھا بندہ) کہہ کر ان کی تعریف فرمائی ہے۔

صبر نصف ایمان:

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

صبر نصف ایمان ہے۔ (بیہقی)

صبر کا انعام:

حدیث قدسی ہے۔ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے سے کسی چیز کو چھین لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو (اس کے بدلے) اسے جنت عطا کروں گا۔

نجات کا ذریعہ:

جو شخص صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مشکلات سے چھٹکارا عطا فرماتا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

"صبر تنگی دور کرنے کی چابی ہے۔" (دیلمی)

وحی

وحی سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام کرنے کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام وحی کے ذریعے کلام فرماتے تھے۔ وحی لانے والے مشہور فرشتے کا نام حضرت جبرائیل علیہ السلام ہے۔

سوال 2: سورة الشورى کا ترجمہ پڑھیں اور اہم نکات اپنی کاپیوں میں نوٹ کریں۔

www.ilmkidunya.com

جواب: **سورۃ الشوریٰ کے اہم نکات**

سورۃ الشوری کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

- مشرکین کا طرز عمل
- اہل ایمان کے اوصاف
- مشاورت کی اہمیت
- منکرین کو تنبیہ
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تسلی
- اللہ تعالیٰ کی انسان کے ساتھ کلام کرنے کی مختلف صورتیں (وحی)

برائے اساتذہ کرام

سوال 1: سُورَۃُ الشوری **کی روشنی میں طلبہ کو صبر اور روحی کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کریں۔**

جواب: **صبر اور وحی**

صبر کا مفہوم:

لغوی معانی: صبر کے لغوی معانی روکنا اور برداشت کرنا کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم: ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھنا اور تکلیف، پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں ثابت قدمی اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

مومن کا طرزِ عمل:

دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں وہ بعض اوقات خوشگوار اور بعض اوقات تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مؤمن جو مثبت رویہ اختیار کرتا ہے وہ صبر کا رویہ ہوتا ہے۔ صبر کا یہ رویہ اس کے ایمانِ کامل کی دلیل ہوتی ہے۔

ہلاکت کے اسباب:

قوموں پر جب مصیبت اور برا وقت آتا ہے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ جو قومیں ان حالات میں افراتفری، بدنظمی، مایوسی اور بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں وہ قومیں تباہ ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ ایسی قوموں کو عالمی برادری میں باعزت مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

بے شمار اجر کی نوید:

اسلام میں صبر کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف صبر کی تلقین فرمائی بلکہ اس پر بے شمار اجر کی نوید بھی سنائی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَہُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

"اور ہم ضرور صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال کا اچھا اجر دیں گے" (النحل:۹۶)

قرآن اور حکم صبر:

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ صبر اور ہمت کا دامن تھام کر رکھیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا

ترجمہ: "اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور پامردی دکھاؤ اور کمربستہ رہو" (آل عمران:٢٠٠)

صبر وسیلۂ ظفر:

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا کہ وہ اپنی کامیابی و کامرانی کے لیے صبر سے اور نماز سے مدد طلب کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

"اے ایمان والو! (مشکلات اور تکالیف میں) صبر اور نماز سے مدد طلب کرو" (البقرہ:١٥٣)

اللہ تعالیٰ کی معیت:

اللہ تعالیٰ نے مشکلات میں گھرے لوگوں کو حوصلہ دیا کہ وہ صبر سے مشکلات کو برداشت کریں اللہ ان کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

"بے شک اللہ صبر کرنے والے کے ساتھ ہے۔" (البقرۃ:١٥٣)

عزم وہمت والا کام:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صبر کی خود تعریف فرمائی ہے کہ یہ عظیم اور اعلیٰ درجے کے کاموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

"اور یقیناً جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا بے شک یہ اعلیٰ حوصلہ مندی کے کاموں میں سے ہے۔" (الشوریٰ:٤٣)

انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت:

جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے سب کو بہت زیادہ مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا مگر انھوں نے بڑی ہمت، ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَاالْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ

"اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل سب ہی صبر کرنے والوں میں سے ہیں"

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو پیغام رسالت پہنچاتے ہوئے بہت زیادہ دکھ اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مصائب کو دیکھ کر فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

"پس صبر فرمایئے جس طرح حوصلہ مند رسولوں نے صبر فرمایا۔" (الاحقاف:٣٥)

حضرت لقمان کی نصیحت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم حضرت لقمان کا ذکر فرمایا ہے خاص طور پر انھوں نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائیں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ ان نصیحتوں میں ایک نصیحت صبر کی بھی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَکَ ط اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

"(اے بیٹے) اور جو مصیبت تجھے آئے اس پر صبر کر بے شک یہ بڑے حوصلے کی بات ہے۔" (سورۃ لقمان:١٧)

www.ilmkidunya.com

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر:

قرآن مجید میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کے مرض اور دوسری مشکلات میں صبر کا حکم دیا:

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

"پس اپنے رب کے حکم سے صبر کریں۔" (سورۃ احقاف:۵۲)

حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا وہ عظیم مظاہرہ کیا کہ دنیا میں ان کا صبر ضرب المثل بن گیا ہے۔ ان کے اس صبر اور استقامت پر اللہ نے انھیں "نعم العبد" (اچھا بندہ) کہہ کر ان کی تعریف فرمائی ہے۔

صبر نصف ایمان:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلصَّبْرُ نِصْفُ لْاِيْمَانِ

صبر نصف ایمان ہے۔ (بیہقی)

صبر کا انعام:

حدیث قدسی ہے۔ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے سے کسی چیز کو چھین لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو (اس کے بدلے) اسے جنت عطا کروں گا۔

نجات کا ذریعہ:

جو شخص صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مشکلات سے چھٹکارا عطا فرماتا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرْجِ

"صبر تنگی دور کرنے کی چابی ہے۔" (دیلمی)

وحی

وحی سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام کرنے کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام وحی کے ذریعے کلام فرماتے تھے۔ وحی لانے والے مشہور فرشتے کا نام حضرت جبرائیل علیہ السلام ہے۔

سوال2: سُوْرَۃُ النشوری کی آیت نمبر 23، 37 اور 38 کا ترجمہ طلبہ کو یاد کروائیں اور کاپیوں پر لکھوائیں۔

جواب: **بامحاورہ ترجمہ**

دیکھیے بامحاورہ آیات کا ترجمہ

سوال3: طلبہ کو سورۃ الشوریٰ کے بنیادی مضامین سے آگاہ کریں۔

جواب: **سورۃ الشوریٰ کے بنیادی مضامین**

سورۃ الشوریٰ کے بنیادی مضامین درج ذیل ہیں:

- عقیدہ توحید

- عقیدہ رسالت
- آخرت کا اثبات
- باہمی اتحاد و اتفاق
- مشاورت کی اہمیت

سوال4: مشورے کی اہمیت کے عنوان پر کمرا جماعت میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کریں اور جیتنے والے طلبہ کو انعامات دیں۔

جواب: **<u>مشورے کی اہمیت</u>**

اساتذہ کرام کمرا جماعت میں تقریری مقابلے کا اہتمام کریں اور جیتنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال5: طلبہ کو مکمل سورت کا ترجمہ پڑھائیں اور جائزے کے لیے مختص آیات پر خصوصی توجہ دیں۔

جواب: **<u>سورۃ الشوریٰ کا ترجمہ</u>**

دیکھیے بامحاورہ آیات کا ترجمہ

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40منٹ   کل نمبر:25

سوال1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)،(B)،(C)اور(D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کانشان لگائیں۔ (5×1=5)

(i) سورة الشوریٰ کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پریشانی کا سبب تھا:

(A) جنگی حالات (B) لوگوں کی دشمنی (C) بت پرستی (D) دعوتِ اسلام کا انکار

(ii) سورہ الشوریٰ میں باہمی معاملات سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت کی گئی:

(A) مشاورت کی (B) صبر و تحمل کی (C) استقامت کی (D) ایثار کی

(iii) سورہ الشوریٰ ترتیب کے اعتبار سے قرآن مجید کی سورت ہے:

(A) 42 (B) 43 (C) 44 (D) 45

(iv) سورہ الشوریٰ قرآن مجید کے کس پارے میں ہے؟

(A) 24 (B) 25 (C) 26 (D) 27

(v) سورہ الشوریٰ سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(i) اللہ تعالیٰ کس طرح بندے سے کلام کرتا ہے؟

(ii) مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

(iii) سورة الشوریٰ کا مرکزی موضوع تحریر کریں۔

(iv) سورة الشوریٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کیا تسلی دی گئی؟

(v) درج ذیل چار قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں۔

الْقُرْبٰی   يَجْتَنِبُوْنَ   اِسْتَجَابُوْا   اَمْرُہُمْ

سوال3: دی گئی آیات کا با محاورہ ترجمہ لکھیں۔ (2.5×2=5)

(الف) وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۔

(ب) وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔

سوال4: تفصیلی جواب لکھیں۔ (5×1=5)

سورة الشوریٰ کے اہم مضامین تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com